[redacted]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ عورت کیلئے پردہ کرنا ہر نامحرم سے لازم ہے خواہ وہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، البتہ اس میں حالات کے اعتبار سے کچھ تفصیل ہے جو کہ حسب ذیل ہے:

حجاب شرعی کے تین درجے ہیں، یہ تینوں درجے قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور تعامل امت سے ثابت ہیں، ایک مسلمان دیندار عورت کے لئے اپنی استطاعت کے بقدر ان تینوں پر عمل کرنا ضروری ہے:

...... پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت گھر میں رہے، بغیر حاجت کے گھر سے باہر ہی نہ نکلے، یعنی نامحرموں کے سامنے اس کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں تو درکنار اس کا لباس میں ملبوس جسم تک ظاہر نہ ہو۔

......دوسرا درجہ یہ ہے کہ عورت گھر سے باہر نکلے تو اس کا پورا جسم برقعہ یا بڑی چادر سے اس طرح چھپا ہوا ہو کہ آنکھ کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ نامحرم کے سامنے ظاہر نہ ہو، البتہ اگر ایک آنکھ سے راستہ دیکھنے میں دشواری ہو تو بصورت دوسری آنکھ بھی کھلی رکھی جاسکتی ہے، نیز برقعہ میں بھی حسب ذیل اوصاف کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱)...... برقع بذات خود سادہ اور باوقار ہو، پرزینت اور جاذب نظر رنگوں سے مزین نہ ہو۔

(۲)......اتنا موٹا ہو کہ اس میں سے بدن نہ جھلکے۔

(۳)......کشادہ اور فراخ ہو، ایسا تنگ نہ ہو جس سے بدن کے نشیب وفراز اور اعضاء کی ہیئت ظاہر ہو۔

(۴)......اتنا بڑا ہو کہ اس سے بدن کا زینت والا لباس بھی چھپ جائے۔

......تیسرا درجہ یہ ہے کہ اگر سابقہ دونوں درجوں پر عمل کرنا ممکن نہ ہو سکے تو ضرورت اور حاجت کے وقت عورت اپنے دونوں قدم اور دونوں ہاتھ کھول کر......اور مجبوری کے وقت چہرہ بھی بقدر حاجت کھول کر نامحرموں کے سامنے گذر جائے، اور اپنے ضروری کاموں کو پورا کرلے، مثلاً مشترکہ رہائش ہو، اور اس میں شوہر کے ساتھ دیور، جیٹھ کی رہائش بھی ساتھ ہو اور گھریلو کام کاج اور دیگر ضروریات کی وجہ سے عورت کو گھر کے نامحرم مردوں (دیور وغیرہ) کے سامنے آنا پڑتا ہو اور مکمل پردہ کرنے میں دشواری ہوتی ہو تو ایسی صورت میں عورت ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کے علاوہ باقی سر کے بالوں سمیت تمام بدن کو بڑی چادر میں ڈھانپ کر مردوں کے سامنے گزر کر اپنا کام کرسکتی ہے، کھلے بالوں اور کھلی ہوئی کلائیوں کے ساتھ سامنے آنا ہرگز جائز نہیں، لہٰذا عورت پر لازم ہے کہ وہ سر کے بال، کلائیاں اور پنڈلیاں وغیرہ کپڑے سے بالکل چھپا کر رکھے، اور ایسی صورت میں نامحرم مردوں پر بھی لازم ہے کہ وہ بھی حتی الامکان اپنی نظریں نیچی رکھیں اور غیر محرم عورت کے ہاتھ، پاؤں، چہرے کو اپنے اختیار سے نہ دیکھیں، نیز اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ گھر میں کبھی نامحرم سے خلوت یعنی تنہائی کی نوبت نہ آئے اور ان سے بے تکلفانہ اور بے حجابانہ گفتگو بھی نہ کی جائے۔ (مأخذہٗ تبویب: ۱۸/۱۷۴، ۱۹/۲۶۶) (مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں (۱)......معارف القرآن: مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ (ج۷، ص۲۰۴، سورہ احزاب) (۲)......احکام

[redacted]

القرآن: حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرّہ' (ج۳،ص۴۵۴)(۳)..........تکملہ فتح الملہم: شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (ج۴ص۲۶۱:مسئلة حجاب المرآة وحدودها)

فی احکام القرآن للتھانویؒ:(ج۳،ص٤٥٤)

الاولی': حجاب الاضخاص بالبيوت والجدر والخدور والهوادج وامثالها ،بحيث لا يرى الرجاالأجانب شئيا من الشخاصهن ولالبا سهن وزينتهن الظاهرة ولاالباطنة،ولاشئيا من جسدهن من الوجه والكفين وسائر البد ن۔

الثانية: الحجاب بالبراقع والجلابيب بحيث لايبدوشئ من الوجه والكفين وسائر الجسد ولباس الزينة ،فلايرى الاأشخاصهن مستورةمن فوق الرأس الى القدم۔

الثالثة: الحجاب بالجلابيب وأمثالها مع كشف الوجه والكفين والقدمين۔(ص ٤٥٨)واما الدرجة الثانية من الحجاب أعنى خروجهن من البيوت مستورات بالبراقع والجلابيب،بحيث لايظهر من أبدانهن شئ،فدل على جواز الاكتفاء بها من الكتاب الاية الثالثة مما حررنا ،وهى قوله تعالى(يدنين عليهن من جلابيبهن)الاية على ما مر من تفسيرها عن ابن عباس رضى الله عنه أن تغطى وجهها من فوق رأسها بالجلباب وتبدى عينا واحدةالخ (قال فى أخر هذا البحث) وبالجملة فاتفقت مذاهب الفقهاء وجمهور الامة على أنه لايجوز للنساء الشوا ب كشف الوجوه والأكف بين الاجانب'ويستثنى منه العجائز الخ۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد طاہر غفرلہ

محمد طاہر غفرلہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۰/۵/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲۰/۵/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان
۲۱/۵/۱۴۳۱

مفتی

نائب مفتی

دار الافتاء